روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 46-81 نمبر 154 | سوموار 21 صفر۔ 1417ھ 8 وفا 1375ہش 8 جولائی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی درخواست دعا

محترم صاجزادہ مرزا انس احمد صاحب وکیل التصنیف اطلاع دیتے ہیں۔

مکرم صاجزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت صاجزادہ مرزا بشیر احمد صاحب عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ دل اور شوگر کی تکلیف کے علاوہ کچھ عرصہ سے ان کو شدید چکروں کی تکلیف شروع ہو گئی ہے اور اب چند دن سے پیشاب میں خون آنا شروع ہو گیا ہے۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق صاجزادہ صاحب کے مثانہ میں ٹیومر (Tumor) ہے جس کا آپریشن چند دن میں MH پنڈی میں ہونا ہے۔ آپریشن کی کامیابی اور میاں صاحب کی صحت کے لئے اور لمبی صحت والی مذندگی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

شیخ سعدیؒ لکھتے ہیں کہ ایک بادشاہ کو ناروا کی بیماری تھی۔ اس نے کہا کہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ کریم مجھے شفا بخشے تو میں نے جواب دیا کہ آپ کے جیل خانہ میں ہزاروں بے گناہ قید ہوں گے ان کی بددعاؤں کے مقابلہ میں میری دعا کب سنی جا سکتی ہے۔ تب اس نے قیدیوں کو رہا کر دیا اور پھر وہ تندرست ہو گیا۔ غرض خدا کے بندوں پر اگر رحم کیا جاوے تو خدا بھی رحم کرتا ہے۔ جو لوگ دوسروں پر رحم کرتے ہیں ان پر اللہ کو بھی رحم آ جاتا ہے۔ دوسروں کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آنا اور بے جا طور پر مال اکٹھا کرنا اور اسباب پر ہی گرے رہنا بہت بری بات ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 279)

ضرورت برائے معلمین

○ نظارت ایڈیشنل اصلاح وارشاد (وقف عارضی) کو بیرونی جماعتوں کے لئے معلمین کی ضرورت ہے۔ میٹرک پاس اور کلام الٰہی ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھانے کی اہلیت رکھتے ہوں اپنے صدر صاحب کی تصدیق سے فوری طور پر نظارت ہذا کو اپنی درخواستیں بھجوا دیں" حفاظ کو ترجیح دی جائے گی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

درخواست دعا

○ مکرم حمید احمد سیٹھی صاحب گردوں میں انفیکشن اور گلے میں شدید ہچکی کی وجہ سے بہت زیادہ بیمار ہیں۔ اور نوکوٹ سندھ سے بغرض علاج انہیں کراچی لے جایا گیا ہے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ 25/56 دار العلوم غربی ربوہ دل اور مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں کمزوری اور ضعف بہت زیادہ ہے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت اساتذہ

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں کالج سیکشن کے لئے 1۔ اور انگلش میڈیم بوائز سیکشن کے لئے 6۔ ٹیچرز کی آسامیاں خالی ہیں۔

1۔ ایم ایس سی بیالوجی بی ایس سی کمیسٹری کے ساتھ یا
ایم ایس سی کمیسٹری بی ایس سی بیالوجی کے ساتھ

2۔ ایم اے اردو

3۔ ایم اے انگلش

4۔ ایم ایس سی ریاضی بی ایس سی فزکس کے ساتھ

5۔ ایم اے ہسٹری یا پولیٹیکل سائنس

6۔ ایم اے اسلامیات اور بی اے عربی کے ساتھ

اکیڈمی میں پڑھانے کے خواہشمند امیدوار اپنی درخواستیں صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن کے نام لکھ کر بھجوا دیں۔ درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ 96-7-20

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

دعاؤں کی طرف خاص طور پر توجہ دو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں اپنے دوستوں اور تمام جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ دعاؤں کی طرف خاص طور پر توجہ کریں اور اس سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ بہت ہیں جو اس ہتھیار سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور بہت ہیں جو اس ہتھیار پر پورا پورا یقین نہیں رکھتے۔ اگر ہماری جماعت یک جہتی اور پورے وثوق کے ساتھ دعاؤں میں مشغول ہو جائے اور خدا کے حضور گڑگڑائے تو میں نہیں کہہ سکتا کہ ہماری ترقی کی رفتار وہی رہے جو آج ہے اور ہم اس طرح دشمنوں کے اندر گھرے رہیں جس طرح آج گھرے ہوئے ہیں۔ یہ ہماری بعض معاملات میں ناکامیاں اور دشمنوں میں اس طرح گھرے رہنا صرف اس لئے ہے کہ ہمارا ایک حصہ ایسا ہے جو دعا میں سستی کرتا ہے۔ اور بہت ایسے ہیں جو دعا کرنا بھی نہیں جانتے اور ان کو یہ بھی پتہ نہیں کہ دعا کیا ہے۔

اس کے متعلق حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) نے فرمایا ہے۔ دعا موت قبول کرنے کا نام ہے اور آپ فرمایا کرتے تھے جو منگے سو مر رہے۔ جو مرے سو منگن جائے۔ یعنی کسی سے سوال کرنا یا مانگنا ایک موت ہے اور موت وارد کئے بغیر انسان مانگ نہیں سکتا۔ جب تک وہ اپنے اوپر ایک قسم کی موت وارد نہیں کر لیتا وہ مانگ نہیں سکتا۔ پس دعا کا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنے اوپر ایک موت طاری کرتا ہے۔ کیونکہ جو شخص جانتا ہے کہ میں یہ کام کر سکتا ہوں وہ کب مدد کے لئے کسی کو آواز دیتا ہے۔ کیا یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص کپڑے پہننے کے لئے محلہ والوں کو آوازیں دیتا پھرے کہ آؤ مجھے کپڑے پہناؤ۔ یا تھالی دھونے کے لئے دوسروں سے کہتا پھرے کہ مجھے تھالی دھلواؤ۔ یا قلم اٹھانے کے لئے دوسروں کا محتاج بنے۔ انسان دوسروں سے اس وقت مدد کی درخواست کرتا ہے جب وہ جانتا ہے کہ یہ کام میں نہیں کر سکتا۔ ورنہ جس کو یہ خیال ہو کہ میں خود کر سکتا ہوں وہ دوسروں سے مدد نہیں مانگا کرتا۔ وہی شخص دوسروں سے مدد مانگتا ہے جو یہ سمجھے کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا۔

اسی طرح خدا تعالیٰ سے بھی وہی شخص مانگ سکتا ہے جو اپنے آپ کو اس کے سامنے مرا ہوا سمجھے اور اس کے آگے اپنے آپ کو بالکل بے دست وپا ظاہر کرے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان میرے رستے میں جب تک مر نہ جائے اس وقت تک دعا دعا نہ ہو گی۔

(از خطبہ 17۔ اپریل 1925ء)

قبولیت دعا کے لئے تو ایک منٹ بلکہ ایک سیکنڈ بھی کافی ہوتا ہے کون جانتا ہے کہ اس کی کس وقت کی دعا قبول ہو جائے گی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راست بازی کا نمونہ ٹھہرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

8- وفا 1375 ھش   8 - جولائی 1996ء

ناانصافی - سچ کا خون

آج کل پاکستان میں عدالتوں کے متعلق بہت کچھ کہا جا رہا ہے اور بعض اوقات عدالتوں کے جج صاحبان بھی کچھ نہ کچھ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ایک طرف یہ زور دیا جا رہا ہے کہ عدالتوں کا احترام کیا جائے۔ اور ان کے تمام فیصلے خوش دلی کے ساتھ مان کر ان پر عمل کیا جائے۔ اور دوسری طرف بعض ججوں کے متعلق عجیب عجیب خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کبھی انہیں جیالے کہا جاتا ہے کبھی کہا جاتا ہے کہ وکلاء انہیں رشوت دلانے کے ذمہ دار ہیں کبھی کچھ اور کبھی کچھ۔ ہر روز کوئی نہ کوئی نئی بات سامنے آتی ہے حقیقت یہ ہے کہ عدالتیں انصاف کرنے کے لئے ہیں۔ اور انصاف انسان صرف اس صورت میں کر سکتا ہے کہ اس کی نیت نیک ہو اور وہ اپنے دل میں خدا خوفی رکھتا ہو۔ اگرچہ کہا جاتا ہے کہ کوئی بھی عہدہ جب اس کی حلف اٹھالی جاتی ہے تو حلف اٹھانے والا اس عہدے کے وقار کا خیال رکھتا ہے۔ یہ بات درست ہے۔ ایسا ہی ہونا چاہئے۔ لیکن انسان بہرحال انسان ہے کچھ اس کے اپنے مفادات ہوتے ہیں کبھی وہ دوسروں کے مفادات کا خیال رکھنا چاہتا ہے۔ جب تک خدا خوفی دل میں نہ ہو اس وقت تک حلف اٹھانا بھی کوئی معنے نہیں رکھتا۔ آخر فوج حلف اٹھاتی ہے اور بعض اوقات بعض حالات میں فوج قانون کی بالادستی کو ختم کر کے مارشل لاء لگا دیتی ہے پاکستان میں یہ بات کتنی ہی دفعہ سامنے آئی ہے۔ پس اگر یہ دیکھا جائے کہ سب سے اہم بات حلف اٹھانا نہیں اگرچہ یہ بھی نہایت ضروری ہے۔ بلکہ سب سے اہم بات نیت کا نیک ہونا اور خدا خوفی ہے۔ ہر وہ شخص جس کے دل میں خدا خوفی ہوگی وہ حلف کے بغیر بھی سیدھے راستے پر چلے گا۔ صحیح بات کرے گا۔ اس کا عمل ضرر رسانی سے مبرا ہوگا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے انصاف کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے وہ پیش خدمت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو۔ کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے۔ اور اگر مخالف کی طرف سے حق پاؤ تو فی الفور اپنی خشک منطق چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ۔ اور سچی گواہی دو۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔"

حقیقت یہ ہے کہ ضد سے انسان ناانصافی پر اتر آتا ہے میں ضرور یہ کروں گا۔ میں ضرور فلاں کو فائدہ پہنچاؤں گا۔ اور فلاں کو نقصان۔ یہ ناانصافی کی باتیں، ضد کی وجہ سے سامنے آتی ہیں۔ لیکن اگر انسان ضد کے مادے سے بچ جائے اور حق کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ تو چاہے وہ حق اس کے خلاف ہی کیوں نہ جاتا ہو وہ اسے قبول کر لے گا۔ اور چاہے وہ کسی ہی کی طرف سے کیوں نہ آئے وہ اسے رد نہیں کرے گا۔ جیسا کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے۔ اور نہ صرف یہ کہ ایک بچہ سے حق کو قبول کر لو بلکہ اگر مخالف کی طرف سے بھی حق پاؤ تو فی الفور اپنی خشک منطق چھوڑ دو۔ یہ بات بھی پیش نظر رکھنے والی ہے کہ ناانصافی کی ایک وجہ خشک منطق ہوتی ہے۔ حقائق کی طرف جانے اور انہیں قبول کرنے کی بجائے انسان اپنی خشک منطق سے یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے درست ہے۔ اور ایسا کرنے سے بسا اوقات ناانصافی ہو جاتی ہے۔ اور ناانصافی کے متعلق حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ سچائی کا خون کرنے والی بات ہے۔ معاشرے میں سچائی اتنی اہم ہے کہ اس کے بغیر نہ معاشرہ امن میں رہ سکتا ہے اور نہ معاشرہ کو استحکام مل سکتا ہے۔ عدالت ہو، حکومت ہو، فوج ہو، عوام الناس ہوں، سب کے لئے، سب سے اہم بات، اپنا مفاد نہیں بلکہ سچائی ہے۔ جہاں سچائی ہو وہ لے لی جائے۔ اور حق کو قبول کر لیا جائے۔ اگر ہم سب ایسا کریں تو معاشرے میں نہ دھڑے بازی ہو نہ ایک دوسرے کی بے جا مخالفت اور سب لوگ سچ کو مانتے ہوئے اور حق کو قبول کرتے ہوئے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر آگے بڑھیں۔ اس وقت پاکستان کو اس بات کی شدید ضرورت ہے۔

جلسۂ لندن ہے اب ساری جماعت کے لئے
جا رہے ہیں اب چہار اطراف سے پروانہ وار
لوگ اظہارِ عقیدت کے لئے بے تاب ہیں
بن گئے ہیں ان کے چہرے روح کے آئنہ دار

ابوالاقبال

کلیدِ کامرانی

کبھی مومن کو خوفِ گردشِ دَوراں نہیں ہوتا
کسی سے بھی بجز اللہ، وہ ترساں نہیں ہوتا

اٹھاتا ہے اسی کے آسرے پر ہر قدم اپنا
کسی صورت میں بھی وہ بندۂ ساماں نہیں ہوتا

خدا داری چہ غم داری رہے پیشِ نظر جس کے
وہ مردِ حق رہینِ حسرت و حرماں نہیں ہوتا

خدا خود اس کی نصرت کے لئے آتا ہے بالآخر
کوئی دنیا میں جب مظلوم کا پُرساں نہیں ہوتا

لگا لی جس نے لَو اللہ سے اور اس کے پیاروں سے
وہ خوش قسمت کبھی بھی سوختہ ساماں نہیں ہوتا

محبت ہی زمانے میں کلیدِ کامرانی ہے
بجز اس کے کبھی کارِ جہاں آساں نہیں ہوتا

"خدا کے پاک بندوں کو خدا سے نصرت آتی ہے"
کبھی ان پر مسلّط لشکرِ شیطاں نہیں ہوتا

وہ سالک جس کا مسلک خاکساری ہو زمانے میں
کسی خوبی پہ اپنی وہ کبھی نازاں نہیں ہوتا

خزاں آتی تو ہے پامال کرنے گلُستانوں کو
مگر (ایمان) کا گلشن کبھی ویراں نہیں ہوتا

محمد صدیق امرتسری

خدمت دین کا سنہری موقعہ

○ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"عزیزو یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو ایمانداری پر مہر لگا دو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی"۔

تحریک جدید کے میدان میں خدمت دین کے لئے بے شمار مواقع ہیں۔ سیکرٹری تحریک جدید سے مل کر مقامی طور پر خدمات انجام دیکر اپنی عمر اور اموال میں بڑھوتی کی خوشخبری سے آپ بھی وافر حصہ پا سکتے ہیں۔

وکیل المال اول تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) صفات باری تعالیٰ کے سلسلے میں فرماتے ہیں۔

آج کے مضمون سے پہلے جو صفات باری تعالیٰ سے ہی تعلق رکھتا ہے بعض مختلف ممالک کی بعض خدام الاحمدیہ وغیرہ کی اجتماعی کلاسز ہیں یعنی تربیتی کلاسز وغیرہ جاری ہیں' بعض جگہ جلسے ہو رہے ہیں۔ چونکہ میں نے ایک دفعہ پہلے یہ ذکر کیا تھا کہ اب ہر مقام کی کلاس یا اجتماع سے متعلق تو میں اب مزید بیان نہیں کر سکتا کیونکہ سارا خطبہ پھر اسی پہ صرف ہو جائے گا لیکن جہاں تک توفیق ہے ممالک کا ذکر کر دیا کروں گا تاکہ احباب جماعت کے علم میں آئے کہ مختلف ممالک میں کیا تربیتی کلاس ہو رہی ہے یا اجلاس ہو رہا ہے اور ان کو اپنی دعا میں یاد رکھیں۔ سب سے پہلے تو مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی درخواست ہے کہ ان کی انتالیسویں سالانہ تربیتی کلاس جاری ہے جو سات مئی یعنی پرسوں بروز اتوار تک جاری رہے گی۔ احباب جماعت سے درخواست کر دی جائے کہ سب اس کلاس کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اس کلاس میں انتالیس اضلاع کی ایک سو ستر مجالس کے پانچ سو ساٹھ طلباء شامل ہیں۔ جماعت احمدیہ جاپان کا جلسہ سالانہ آج شروع ہو رہا ہے اور تین دن جاری رہ کر سات مئی کو اختتام پذیر ہو گا۔ جماعت احمدیہ ڈنمارک کا جلسہ سالانہ کل 6 / مئی سے شروع ہو کر دو دن جاری رہے گا اور سات مئی بروز اتوار اختتام پذیر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ یہ تمام اجتماعات مبارک فرمائے۔ اللہ کی خاطر' اسی کے نام کے لئے اکٹھے ہونے والوں کو ہر لحاظ سے برکت دے اور ان کی نیتوں کو پاک رکھے اور ان تمام اجتماعات کے نیک باقی رہنے والے اثر اور نتائج ظاہر فرمائے۔

(-) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ (-) وہ غیب کا علم رکھتا ہے اور شہادت کا علم رکھتا ہے (-) وہ رحمان بھی ہے اور رحیم بھی۔ بعض دفعہ عجیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصرفات ہوتے ہیں' حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے صفات باری تعالیٰ سے متعلق جو مختلف آپ کے ارشادات ہیں ان کے پیش نظر میرا آج ارادہ تھا کہ جن صفات پر خصوصیت سے روشنی ڈالی جائے ان میں ایک یہ بھی ہو۔ ابھی چند دن پہلے مجھے ربوہ سے خط ملا کہ آپ کا ایک بہت پرانا خط میں نے دیکھا ہے اس میں آپ نے وعدہ کیا تھا کہ کبھی وقت ملا تو عالم الغیب والشہادۃ کے مضمون پر روشنی ڈالوں گا کیونکہ اس کا انسانی زندگی سے روزمرہ کے معاملات میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ تو چونکہ پہلے ہی ذہن میں یہ بات تھی تو اس خط سے یہ دل میں خیال پیدا ہوا کہ جو کچھ بھی ہم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک تقدیر کے ذریعے جاری ہوا ہے اور وقت کی ایک ضرورت پوری ہو رہی ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ تائید فرماتا ہے ایک دوسرے کے ذریعے تاکہ دل میں یقین بھر جائے کہ یونہی حادثات نہیں بلکہ خدا کی تقدیر کا ایک باب کھل رہا ہے۔

"عالم الغیب والشھادۃ" کے متعلق جو کچھ باتیں میں پہلے کہہ چکا ہوں کچھ آج بیان کروں گا لیکن سب سے پہلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک عبارت پڑھ کر سناتا ہوں اور اس عبارت سے متعلق گفتگو ہو گی کہ آپ کی مراد کیا ہے کیونکہ بسا اوقات حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی تحریرات پڑھنے سے اس کا اصل یا زیادہ گہرا مضمون سمجھ نہیں آتا۔ ایک مفہوم تو ہے جو سطح پر تیرتا ہے وہ تو ہر نظر دیکھ لیتی ہے لیکن بعض بطون ہیں نیچے اتر کر بعض چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں:

"یعنی وہ خدا جو واحد لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت پر دشمن کی طاقت غالب آ جائے اس صورت میں خدائی معرض خطر میں رہے گی"

یعنی اگر ایک کے سوا دو معبود ہوں تو کسی معبود کی خدائی کو بھی استقرار نہیں ہے اور (کلام الہٰی) نے اسی مضمون کو (-) بیان فرمایا ہے کہ اگر ایک سے زیادہ معبود ہوں 'الھین ہوں' دو معبود ہوں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ آپس میں اختیار کی برتری کے لئے جنگ نہ کریں اور لازماً اس کے نتیجے میں فساد پھیل جائے گا۔ تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں کہ خدا کی خدائی کا اعتماد اٹھ جاتا ہے کہ پتہ نہیں رہے گی بھی کہ نہیں۔ جس خدا کی ہم پرستش کر رہے ہیں اگر کوئی اور بھی ہو تو کیا پتہ کہ کل کیا ہو گا تو اس لئے کسی معبود کی پرستش میں بھی یقین نہیں رہتا اور اطمینان اٹھ جاتا ہے۔ تو یہ وضاحت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے کہ تم مطمئن رہو میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے جس کی تم عبادت کر رہے ہو وہی ہے' وہی تھا' وہی رہے گا' ہمیشہ اور کوئی تبدیلی اس بات میں نہیں آئے گی۔

اب یہ مضمون اگر ہم روزمرہ انسانی تعلقات کے دائرے میں سمجھیں تو اور زیادہ وضاحت سے اس کی اہمیت سمجھ آ جاتی ہے۔ ایسے ممالک جہاں آئے دن حکومتیں بدلتی رہتی ہیں وہاں کی سول سروس کے لئے بڑی مصیبت ہوتی ہے آج اس کی پرستش کریں تو کل دوسرے کی کرنی پڑے گی۔ کسی کی نہ کریں اور وہ کل آ جائے طاقت میں' تو وہ اپنے انتقام لے گا۔ غرضیکہ جہاں بالا نظام میں افراتفری ہو وہاں ماتحت نظام نیچے تک افراتفری کا شکار ہو جاتا ہے اور بدامنی جو ہے وہ ہر سطح پر اوپر سے چل کر آخری نچلی سطح تک ظاہر ہوتی ہے اور جگہ جگہ اس طرح آپس میں اختلاف کی دراڑیں پڑ جاتی ہیں' ساری سوسائٹی درہم برہم ہو جاتی ہے۔

تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے یہی مضمون توحید کی برکت کے تعلق میں بیان فرمایا ہے اور (صاحب ایمان) کے لئے استقامت کا بہت بڑا اس میں پیغام ہے۔ اگر یہ یقین ہو کہ یہی ذات ہے جو پہلے بھی معبود تھی' آج اور کل بھی رہے گی تو اس ذات سے وفا کے تقاضے خوب کھل کر ادا کئے جا سکتے ہیں۔ اپنی محبتوں کو چھپانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اپنے تعلقات کو کسی حد کے اندر رکھ کر بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ بے دھڑک ہو کر کسی دوسرے کے خوف سے بے نیاز ہو کر اس سے جتنا چاہو محبت کے تعلق باندھو وہ تمہارے لئے فائدہ ہی ہو گا اور اس کے نتیجے میں وہ تمہارے قریب تر آئے گا اور جو بالا ذات جو مقتدر ہے وہ جتنا قریب آتی ہے اتنا ہی انسان کے اقتدار میں فرق پڑتا ہے۔

اب وہ لوگ جو بادشاہ کی مصاحبت پر فخر کرتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں جانتے وہ اگر یہ سوچیں کہ اللہ کی مصاحبت اور اس کے قرب میں ان کو کیا کچھ حاصل ہو گا تو اس سے اس بات کی اہمیت بڑھ جاتی ہے اور قرب کے رستے میں شرک حائل ہے۔ جہاں بھی شرک ہے وہ قرب کے رستے روکتا ہے۔ اگر ایک فرضی خدا کی عبادت کی جا رہی ہے تو اصل خدا سے وہ دور پھینک دے گا۔ اگر ایک خدا کی عبادت ہے اور خطرہ ہے کہ اور بھی ہے تو تب بھی قرب کی راہ میں وہ روک بن جاتا ہے۔ پس یہ مضمون سمجھنا بہت اہم ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے کے لئے طبیعت میں ایک طبعی جوش پیدا ہوتا ہے اور اس تعلق کے نتیجے میں انسان کو خدا کی طرف سے اقتدار ملتا ہے اور یہ اقتدار جو ہے وہ قرب کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔ جتنا کوئی بڑے آدمی کے قریب ہو اتنا ہی لوگ اس کی بات سے ڈرتے ہیں اور کچھ نہ کچھ وہ اقتدار میں حصہ پاتا ہے۔ یہ حصہ پانا شرک نہیں ہے۔ اس کا تعلق اپنی ذات کو کسی اور ذات میں ڈبو دینے کے ساتھ ہے اور اپنی ذات کو کھو دینے کے ساتھ ہے۔

پس خدا تعالیٰ کا اقتدار دو طرح سے دوسرے وجود میں متصور ہو سکتا ہے ایک شرک کے ذریعے جس کو (کلام اللہ رد کرتا ہے) اس کا کوئی معبود نہیں' نہ تھا' نہ ہے' نہ ہو گا۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ اس کا کوئی قسم کا بھی شریک ہو۔ لیکن تم ہو سکتے ہو کہ نہیں۔ کس حد تک؟ اگر ساری خدائی کلیتہ "اسی کے لئے ہے تو پھر ہمیں کیا۔ دوسرے کو اس میں دلچسپی کیا رہے گی کچھ بھی اس سے حصہ نہیں پا سکتا۔ تو فرمایا کہ سب کچھ حصہ پا سکتے ہو لیکن اگر اس کو واحد جان کر اس کے قریب ہو۔ پھر وہ ہر چیز جو اس کی ذات میں داخل ہے اس میں سے تمہیں حصہ ملے گا اور قرب کی نسبت سے حصہ ملے گا۔ اسی لئے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے صفت مالک کا مظہر صرف محمد رسول اللہ ﷺ کو قرار دیا کہ مالک تو خدا ہے۔ محمد رسول اللہ مالکیت کی صفت سے حصہ پا کر شریک نہیں بنے۔ کیونکہ کلیتہ "غلامی کے نتیجے میں یہ ملک عطا ہوئی ہے اور غلامی کی انتہا کے نتیجے میں ہی یہ ملک عطا ہوئی ہے۔ پس غلامی اور شرک' دو چیزیں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ ہر وہ درجہ جو کامل غلامی سے ملتا ہے اس پر شرک کا شبہ کرنا ہی حماقت ہے۔ پس اس پہلو سے ہی حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی ذات کو سمجھیں۔ (-)

ایک اچھی بات

جن کی آنکھیں کھلی ہیں ان کو ہر روز کوئی نہ کوئی نئی چیز خدا کی قدرت کے اندر نظر آتی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ میں نے رویا میں دیکھا کہ میں ایک دوست کو سمجھا رہا ہوں کہ ورزش نہ کرنا بھی گناہ ہے مگر یوں ہم اسے گناہ نہیں کہتے۔ لیکن ایک انسان جس کی زندگی پر لاکھوں انسانوں کی زندگی کا مدار ہو اگر وہ اپنی زندگی کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ گناہ کرتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون بہادر ہو سکتا ہے مگر جنگ میں آپ کی حفاظت کے لئے پہرہ ہوتا تھا اور آپ کے گھر پر بھی پہرہ ہوتا تھا۔ کوئی کہے کہ وہ اپنی جان کی حفاظت دوسروں سے مقدم سمجھتے تھے مگر ایسا کرنا ضروری تھا۔ کیونکہ آپ کی حیات سے دنیا کی زندگی وابستہ تھی۔ اگر آپ نہ ہوتے تو دنیا میں اسلام کس طرح قائم ہوتا۔ تو بعض انسانوں کا آرام اور صحت کا قائم رکھنا نیکی ہوتی ہے۔ اس کے خلاف کرنا گناہ ہوتا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی ایک کتاب میں فرماتے ہیں کہ مجھ پر ایسی حالت آتی ہے کہ جب تک خدا مجھے نہیں کہتا کہ عبدالقادر اٹھ تجھے میری جان کی قسم کھانا کھا لے۔ تو میں کھانا نہیں کھاتا۔ اور جب تک وہ نہیں کہتا کہ میری جان کی قسم کپڑا پہن لو تو میں نہیں پہنتا۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اس مرتبہ کے انسان کو خدا کہتا ہے کہ اپنی خاطر نہیں میرے لئے یہ کام کرو۔ تو وہ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سب کچھ خدا کے لئے کر رہا ہوتا ہے پس گناہوں کے اس قدر مدارج ہیں کہ انسان کی حالت کے ساتھ ساتھ ان کی کیفیت بھی بدلتی رہتی ہے۔ اسی لئے صوفیا کہتے ہیں کہ ابرار کے گناہ عوام کی نیکیاں ہوتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسن و احسان

مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹرایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔

1928ء میں جب خاکسار بیرسٹری کی تعلیم کے لئے لندن پہنچا تو وہاں کی تہذیب اور ماحول چونکہ یہاں سے بالکل مختلف تھا۔ اس لئے طبیعت پر بہت بوجھ تھا اور بے حد اداسی تھی۔ حتیٰ کہ میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں واپس لاہور چلا جاتا ہوں اور جہاز میں سیٹ بھی بک کرالی۔ برادرم مکرم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کو اپنے اس ارادے سے اطلاع بھی کر دی اور باوجود ان کی سرزنش کے ارادہ قائم رکھا۔ ابھی روانگی کی تاریخ میں چند دن باقی تھے کہ حضرت امام جماعت الثانی کا پیغام پہنچا کہ اگر تعلیم حاصل کئے بغیر واپس آؤ گے تو میں بہت ناراض ہوں گا۔ اس پیغام کا ملنا تھا کہ طبیعت کی تمام افسردگی دور ہو گئی اور میں نے اسی دن بیرسٹری میں داخلہ لے کر جہاز کی سیٹ منسوخ کرادی اور دل میں یہ راسخ یقین ہوا کہ اب بفضل اللہ تعالیٰ حصول تعلیم میرے لئے آسان اور مبارک ہو گی۔ اور ایسا ہی ہوا بھی۔ کیونکہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے کرم سے تین سال کا کورس دو سال میں ختم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اگر حضرت امام الثانی کی ناراضگی کا پیغام نہ پہنچتا تو خاکسار یقیناً اپنی تعلیم پوری نہ کر سکتا اور یہ آپ کا اس غلام زادہ پر ایک ایسا احسان عظیم ہے کہ خاکسار ساری عمر میں اس کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ دوران قیام انگلستان میں ایک امتحان کا جوابی پرچہ دیکر کمرہ امتحان سے باہر نکلا تو دوسرے طلباء سے جوابات کا مقابلہ کرنے پر یہ احساس ہوا کہ جہاں دوسروں کے جوابات آپس میں ملتے ہیں میرے جوابات ان تمام سے مختلف ہیں۔ اس خیال کے ماتحت کہ میرا پرچہ خراب ہوا ہے حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کا تار دیا۔ اگلی صبح حضرت صاحب کی طرف سے جواب ملا کہ فکر کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں دعا کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور کامیاب فرمائے گا۔ کالج میں جا کر میں نے ان طالب علموں کو جو پہلے مجھے کہہ رہے تھے کہ تم کامیاب نہیں ہو سکتے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آپ لوگ پاس ہوں گے یا فیل۔ لیکن میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔ انہوں نے میرے اس یقین کی وجہ دریافت کی تو میں نے انہیں حضرت صاحب کا جوابی تار دکھا دیا۔ اور بتا دیا کہ یہ تار ہمارے امام کی طرف سے میری دعا کی التجاء کے جواب میں ہے۔ چنانچہ میں نے انہیں نوٹ کرا دیا۔ جب اس امتحان کا نتیجہ نکلا۔ تو میں خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت صاحب کی دعاؤں کی برکت سے کامیاب تھا۔ اور ان تمام سے میرے نمبر زیادہ تھے۔

طالب علمی کے زمانہ میں جتنا عرصہ خاکسار انگلستان میں مقیم رہا۔ ہر ہفتہ کی ڈاک سے حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے عریضہ ضرور عرض کرتا تھا اور حضرت کی طرف سے بھی نہایت شفقت بھرا اور امنگ پیدا کرنے والا جواب ملتا تھا۔

ایک مرتبہ میں ربوہ گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت صاحب اعجاز نصراللہ خان سے ناراض ہیں۔ خاکسار کو ازحد تکلیف ہوئی۔ حضرت صاحب کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ تو فرط رقت سے خاکسار کی ہوک نکل گئی اور آنسو بھی آ گئے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت دریافت فرمایا کہ کیا ماجرا ہے۔ عرض کیا کہ میرا ایک ہی لڑکا تھا وہ مر گیا ہے۔ حضرت صاحب نے چونک کر فرمایا کون! ہمارا اعجاز؟ خاکسار نے عرض کیا۔ وہی آپ نے دریافت فرمایا وہ کب؟ عرض کیا جب سے آپ اس پر ناراض ہیں میرے لئے وہ مر چکا ہے۔ آپ نے بلا تامل فرمایا۔ "میں نے اسے معاف کر دیا۔" کون کون سے احسان آپ کے یاد کئے جائیں اور کن کن کا ذکر کیا جائے۔

1949ء میں مجھے امریکہ جانے اتفاق ہوا۔ روانگی سے دو تین ہفتہ پیشتر حضرت صاحب کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ بڑی جرأت سے عرض کیا کہ وہ عطر مرحمت فرمایا جائے جو آپ خود استعمال فرماتے ہیں۔ فرمایا اس وقت اتنی مقدار میں موجود نہیں آپ اگلے ہفتہ آئیں۔ اگلے ہفتہ خاکسار حاضر ہوا تو حضرت صاحب نے ازراہ شفقت ایک کافی بڑی شیشی مرحمت فرمادی۔

1946ء میں موسم گرما میں خاکسار نے ڈلہوزی اپر بکروٹہ پر "شانتی کٹی" مکان کرایہ پر لیا۔ تاکہ حضرت صاحب کے قرب میں گرمی کی تعطیلات گزارنے کی سعادت حاصل ہو۔ ایک دن صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نے خاکسار کو بس کے اڈہ پر قریباً 12 بجے دن فرمایا کہ حضرت صاحب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو فرما رہے تھے کہ اسد اللہ خان کو اطلاع کر دیں کہ وہ ایک بجے دوپہر "بیت الفضل" آئے۔ میں نے یہ خیال کر کے اگر کسی کام سے لاہور وغیرہ بھجوانا ہوا تو بس کا وقت نہ نکل جائے اڈہ سے "بیت الفضل" تک کا فاصلہ دوڑ کر طے کیا۔ جب میں "بیت الفضل" پہنچا تو میرا سانس بہت چڑھا ہوا تھا اور حضرت صاحب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے خیمہ کے دروازہ پر کھڑے کچھ ہدایات فرما رہے تھے۔ خاکسار نے سلام عرض کیا حضرت صاحب نے فرمایا۔ "ہمارے چند عزیز دوپہر کے کھانے پر آ رہے ہیں آپ کو بھی کھانے پر بلایا ہے۔" خاکسار کے کپڑے خوب صاف نہ تھے۔ خاکسار نے اپنے کپڑوں کی طرف دیکھا۔ آپ نے فوراً متبسم ہو کر فرمایا۔ "ہم نے آپ کو کھانے پر بلایا ہے آپ کے کپڑوں کے لئے نہیں۔" کیا بتاؤں کہ اس وقت کس قدر خوشی اس عاجز کو ہوئی۔ یوں معلوم ہوتا جیسے فرط انبساط سے میرا دل فیل ہو جائے گا۔ جب کھانے پر بیٹھے تو قادیان سے اسی دن حضرت صاحب کے باغ سے آم ڈلہوزی پہنچے تھے۔ ایک نہایت ہی اعلیٰ اور کافی بڑا آم حضرت نے برف لگے پانی سے نکال کر اس میں صرف ایک چوسی لے کر خاکسار کو یہ کہہ مرحمت فرمایا۔ "یہ آپ کھائیں۔" خاکسار نے وہ آم لے لیا اور رومال میں لپیٹ کر اچکن کی جیب میں اس خیال سے ڈال لیا کہ "شانتی کٹی" میں جا کر یہ تبرک اپنے بیوی بچوں سمیت کھاؤں گا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت صاحب نے فرمایا۔ "آپ نے آم کھا بھی لیا۔" میں نے عرض کیا رکھ لیا ہے تاکہ عزیزی اعجاز وغیرہ کو بھی اس میں سے حصہ تبرک مل جائے۔ فرمایا "یہ آپ کھالیں ان کے لئے اور بھی ہیں۔" میں نے وہ آم وہاں ہی کھا لیا اور اس کی گٹھلی جیب میں ڈال لی۔ تاکہ اسے زمین میں لگا دیا جائے۔ کھانے بعد جب میں گھر پہنچا تو والدہ اعجاز نے مجھے بتایا کہ کوئی آدمی آموں کی ایک اچھی خاصی بڑی ٹوکری دے گیا ہے لیکن نہ یہ بتا کر گیا ہے کہ کہاں سے آئی ہے اور نہ ہی یہ کس کے لئے ہے۔ مجھے حضرت صاحب کا ارشاد یاد آ گیا۔ اور ہم نے وہ آم اپنی خوش قسمتی پر شاداں ہو کر کھائے اور خدا تعالیٰ کا اور حضرت صاحب کا شکر ادا کیا۔

تقسیم ملک سے چند سال پہلے ایک مقدمہ قتل برادرم محترم چوہدری شکراللہ خان صاحب پر بنا دیا گیا جس کی وجہ سے مجھے لاہور۔ سیالکوٹ اور ڈسکہ کے درمیان بہت ہی زیادہ سفر کرنا پڑا۔ برادرم مکرم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب ہندوستان سے باہر تھے۔ اس لئے مجھے بہت فکر تھی اور ذہنی بوجھ بھی بہت تھا۔ میری طبیعت میں جو ردعمل ہوا یہ تھا کہ مجھے پیشاب کی جگہ خون ہی آتا تھا اور کافی مقدار میں آتا تھا۔ دسمبر کے نصف تک میں اس قدر کمزور ہو چکا تھا کہ پہلو بدلنا بھی میرے لئے ممکن نہ رہا۔ ایک دن اسی طرح لیٹا ہوا تھا کہ نیچے موٹروں کے کھڑا ہونے کی آواز آئی۔ والدہ اعجاز نے مجھے بتایا۔ کہ حضرت صاحب تشریف لائے ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی اور میں نے سوچا کہ حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کروں گا۔ چنانچہ آپ تشریف لائے اور حال دریافت فرمایا اور پھر باتوں کے دوران فرمایا۔ "آپ کا جلسہ پر جانے کو تو جی چاہتا ہو گا۔" میری آنکھوں میں آنسو آ گئے اور میں نے رندھی ہوئی آواز میں عرض کیا۔ "وہ کون احمدی ہے جو جلسہ پر جانا نہ چاہے۔" اس پر حضرت صاحب نے اپنی مبارک آنکھیں اٹھا کر خاکسار کی طرف دیکھا... اور خاکسار نے دیکھا کہ آپ کی گردن مبارک سے نہایت خوبصورت سرخی حضرت صاحب کے چہرہ مبارک کی طرف بڑھنی شروع ہوئی اور حضرت صاحب کا چہرہ اور گردان اور پیشانی اور کان مبارک سیب کی طرح بلکہ سیب سے کہیں زیادہ سرخ خوبصورت اور چمکدار ہو گئے۔ حضرت صاحب نے اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی مبارک اٹھا کر اور میری طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ "آپ اللہ نے چاہا تو ضرور جلسہ پر آئیں گے۔" مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت عطا فرما دی ہے۔ حضرت صاحب تھوڑی دیر تشریف فرما کر تشریف لے گئے تو مجھے پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی۔ میں نے پیشاب کے لئے بوتل لے کر پیشاب کیا تو اس میں ذرہ بھر بھی خون کی آلائش نہیں تھی۔ اور پھر اس کے بعد دن بدن میری صحت ترقی کرتی گئی یہاں تک کہ میں جلسہ سے تین چار دن پہلے قادیان پہنچ کر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ "اچھا آپ آ گئے؟" میں نے عرض کیا کہ یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ آپ نے فرمایا ہو کہ میں ضرور جلسہ پر آؤں گا اور میں نہ آتا۔

حضرت امام جماعت الثانی کے احسانات اور فیوض اس قدر ہم پر ہیں کہ ان کا ضبط تحریر میں لانا تو کجا ان کا شمار کرنا بھی ممکن نہیں۔ اور یہی کہنا پڑتا ہے

داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:۔

اگر اخلاص ہو تو اللہ تعالیٰ تو ایک ذرہ بھی کسی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔ اس نے تو خود فرمایا ہے اگر ذرہ بھر نیکی ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر پائے گا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس قدر نیکی کر کے پھل نہیں ملتا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس میں اخلاص نہیں آیا اعمال کے لئے اخلاص شرط ہے۔ جیسا کہ فرمایا (-) یہ اخلاص ان لوگوں میں ہوتا ہے جو ابدال ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ابدال ہو جاتے ہیں اور وہ اس دنیا کے نہیں رہتے۔ ان کے ہر کام میں ایک خلوص اور اہلیت ہوتی ہے۔ لیکن دنیا داروں کا تو یہ حال ہے کہ وہ خیرات بھی کرتے ہیں تو اس کے لئے تعریف اور تحسین چاہتے ہیں۔ اگر کسی نیک کام میں کوئی چندہ دیتا ہے تو غرض یہ ہے کہ اخبارات میں اس کی تعریف ہو۔ لوگ تعریف کریں اس نیکی کو خدا تعالیٰ سے کیا تعلق۔ بہت لوگ شادیاں کرتے ہیں۔ اس وقت سارے گاؤں میں روٹی دیتے ہیں مگر خدا کے لئے نہیں۔ صرف نمائش اور تعریف کے لئے۔ اگر ریا نہ ہوتی اور محض شفقت علیٰ خلق اللہ کے لحاظ سے یہ فعل ہوتا اور خالص خدا کے لئے تو ولی ہو جاتے لیکن چونکہ انسانوں کو خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق اور غرض نہیں ہوتی اس لئے کوئی اور نیک بابرکت اثر ان میں پیدا نہیں ہوتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشکریہ ماہنامہ ہمدرد صحت کراچی نومبر 1964ء

مکرم محمد اعظم میاں صاحب

ماہنامہ ہمدرد صحت کراچی نے نومبر 1964ء میں لکھا:

اس ماہ کے سرورق پر پچیس سالہ نوجوان محمد اعظم میاں کی تصویر ہے۔ گزشتہ پانچ سال سے یہ اپنے جسمانی وزن کی کلاس میں پاکستان کے چیمپئن چلے آرہے ہیں اور اس ملک کے تقریباً سارے ریکارڈ توڑ چکے ہیں۔ درمیانہ قد' لیکن سڈول' خوب صورت اور موزوں جسم' جسم میں وزن برداری کرتے وقت نمایاں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ لاہور میں پیدا ہوئے اور یہیں تعلیم پائی۔ جسم کو ورزش سے خوب صورت بنانے کا شوق بچپن ہی سے تھا' جب کہ وہ سکول میں پڑھتے تھے۔ ابتدا میں کشتی اور ورزش کا شوق تھا' جو بعد میں وزن برداری پر مرکوز ہو گیا۔ سب سے پہلے 1958ء میں پنجاب کے صوبائی مقابلوں میں شرکت کر کے شہرت حاصل کی اور اپنی طاقت اور ہنرمندی کا ثبوت دیا۔ 1959ء کے قومی مقابلوں میں' جو کراچی میں ہوئے' پہلی مرتبہ شرکت کی۔ اس وقت یہ پہلے پاکستانی تھے' جنہوں نے اپنے جسمانی وزن سے دگنا وزن کلین اینڈ جرک (CLEAN AND JERK) کے طریقے سے اٹھایا۔ اعظم کا اپنا وزن 115 پونڈ تھا اور انہوں نے 231 پونڈ کا ریکارڈ قائم کیا۔ 1959ء سے اب تک اعظم میاں پاکستان کے سب سے نامور وزن بردار شمار ہوتے آئے ہیں۔ انہوں نے جب سے اب تک پاکستان کے کئی نئے ریکارڈ قائم کئے ہیں۔

ملک سے باہر پہلی مرتبہ روم بھیجے گئے اور 1960ء کے اولمپک کھیلوں میں پاکستان کی نمائندگی کی۔ اس کے بعد 1962ء میں ایشیائی کھیلوں میں شرکت کے لئے جکارتہ گئے' لیکن عین وقت پر وزن برداری کے مقابلے منسوخ کر دیئے گئے اور اعظم میاں کو اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ اس وقت یہ بڑی فارم میں تھے اور امید کی جاتی تھی کہ یہ کوئی نہ کوئی ایشیائی تمغہ ضرور حاصل کر لیں گے۔ اسی سال یعنی 1962ء میں یہ پاکستان کے واحد نمائندے تھے' جنہوں نے سلطنت برطانیہ اور دولت مشترکہ کے کھیلوں میں' جو آسٹریلیا میں پرتھ کے مقام پر ہوئے تھے' شرکت کی اور چوتھی پوزیشن حاصل کی۔

گزشتہ مہینے میں ٹوکیو کے اولمپک کھیلوں میں بھی اعظم میاں نے پاکستان کی نمائندگی کی' لیکن عالمی معیار بہت ہی بلند ہونے کی وجہ سے اعظم میاں کو کسی قسم کی کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔

ہماری تاریخ

الفضل 13- ستمبر 1931ء کے صفحہ اول پر ذیل کی خبر درج ہے۔

"جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد اور ان کا خاندان خدا کے فضل سے نہایت مخلص اور سلسلہ کی ہر رنگ میں بڑی خدمت کرنے والا خاندان ہے۔ جناب سیٹھ صاحب موصوف حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی تحریروں کا انگریزی اور گجراتی ترجمہ نہایت وسیع پیمانہ پر شائع کرنے کے لئے اس وقت تک ہزاروں روپیہ صرف فرما چکے ہیں۔ اور ان کی مرتبہ کتب بڑی کثرت سے انگریزی اور گجراتی جاننے والوں میں تقسیم ہو چکی ہیں۔ علاوہ ازیں دعوت الی اللہ کے دوسرے ذرائع سے بھی کام لیتے رہتے ہیں اور ہر موقعہ پر ایثار اور قربانی کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ان کی اہلیہ محترمہ کو بھی خدا تعالیٰ نے احمدیت کا شیدائی بنایا ہے۔ وہ بھی خدمت دین کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں۔

حال میں حضرت امام جماعت الثانی نے بیت الفضل لندن کی مرمت کے لئے احمدی خواتین سے جو اپیل کی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے جناب سیٹھ صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں:-

"خاکسار کی اہلیہ پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ ان کو گھر کے ماہوار اخراجات کے لئے جو رقم ملتی ہے۔ اس میں سے کچھ کچھ بچا کر انہوں نے ایک ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ جمع کیا ہوا تھا۔ اور اپنے ایک نہایت ضروری کام پر خرچ کرنے کا ارادہ تھا۔ مگر اپیل دیکھنے کے بعد ساری کی ساری رقم چندہ میں دینے کے لئے تیار ہو گئیں۔ انہوں نے کہا کہ "احکام دین" کی رو سے 1/3 حصہ بھی دینا کافی ہے۔ اتنا روپیہ دے کر باقی اپنے کام میں لگا لیں۔ مگر انہوں نے نہ مانا اور کہا کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں تو گھر کا اسباب تک حاضر کر دیا جاتا تھا۔ مگر میں تو ایسا نہیں کر رہی۔ بلکہ اپنا جمع کیا ہوا روپیہ دے رہی ہوں۔

جس غرض کے لئے انہوں نے یہ روپیہ جمع کیا تھا اس کے متعلق کہا اللہ تعالیٰ خود اس کا انتظام کر دے گا۔ یہ کہہ کہ انہوں نے ساری رقم دے دی۔ ہماری دوسری بہنوں کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر ایثار کی مثالیں قائم کرنی چاہئیں۔

محمد شریف خالد ایڈووکیٹ

اور وہ گلی پکی نہ ہوئی!

محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمان صاحب میدان تعلیم کے مانے ہوئے شہسوار تو تھے ہی وہ ایک اچھے ناظم اور بااصول افسر بھی تھے۔ آپ ایک پوری ٹرم (Term) چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ رہے۔ آپ نے نہ صرف ایسے اداروں کی روایتی کوتاہیوں کو دور کیا۔ بلکہ اس وقت کے حالات کے مطابق بلدیہ کی آمدنی کو بھی بڑھایا۔ آپ نے نہ کوئی ناجائز کام ہونے دیا بلکہ اپنے آپ کو بھی ایک بنیادی سہولت سے محروم رکھا۔ وہ گلی جس میں آپ کا دس مرلے کا مکان ہے دارالرحمت غربی ربوہ میں واقع ہے اور چالیس سال سے زائد عرصہ سے آباد ہے۔ اس گلی کا حق تھا کہ چیئرمین صاحب اسے بنواتے اور اس وقت چند ہزار میں وہ گلی بن جاتی۔ لیکن انہوں نے پسند نہ فرمایا کہ کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع ملے کہ چیئرمین صاحب نے اپنی گلی کو پکا کرنے میں دوسری گلیوں پر ترجیح دی۔ جب کچھ عرصہ پہلے آپ کا جنازہ اسی گلی سے اٹھا تو گلی کی خاک۔ بعض جگہ کیچڑ تک بھی صوفی صاحب کی عظمت کی گواہی دے رہے تھے۔ کہ ایسا بااصول چیئرمین بھی ہو سکتا ہے۔ جو دوسروں کو اپنی جائز ضرورت پر فائق کرتا ہے۔ اب بھی وہ گلی صوفی صاحب کی اصول پرستی کو صبح و شام بلکہ 24 گھنٹے سلام پیش کرتی ہے یہ ایک ایسی مثال ہے جو دوسروں کے لئے مینار ہے۔ محترم صوفی صاحب صوفی ابن صوفی تھے۔ ان کے والد صاحب صوفی عطاء محمد صاحب اپنا ایک حلقہ احباب رکھتے تھے۔ اور اکثر اجتماعی دعاؤں میں وقت گزارا کرتے تھے۔

میرا محترم صوفی صاحب کے ساتھ 14 سال کا ساتھ رہا ہے (71-1957ء) آپ آرٹس فیکلٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے Dean تھے۔ اور شعبہ عربی کے سربراہ۔ آپ نے محنت اور لگن سے پڑھاتا تھا۔ اور اسی شوق لگن اور محنت سے پڑھاتے رہے۔ آپ میں مداہنت بالکل نہ تھی۔ جس چیز کو ناپسند کرتے اس کا برملا اور مناسب طریق پر اظہار کر دیتے۔ اور اس سے صرف اصلاح مقصود ہوتی نہ کہ زجر و توبیخ۔ نوجوان اساتذہ کو کالج کی روایات پر چلانے کے لئے کوشاں رہتے۔ اور بعض اوقات ان میں سے بعض اس طریق کو ناپسند کرتے۔ لیکن صوفی صاحب اپنے مشن میں منہمک رہتے اور کچھ پرواہ نہ کرتے۔ آپ خود اطاعت کی بہترین مثال تھے۔ اور یہی روح اپنے شاگردوں اور نوجوان اساتذہ (جن میں سے اکثر ان کے شاگرد تھے) میں پھونکنا چاہتے تھے۔

ایک دفعہ سٹاف روم میں ظہر کی عبادت ہونے لگی۔ تو میں نے کہا کہ باجماعت کرنے کو جی تو چاہتا ہے۔ لیکن صوفی صاحب کے پیچھے انشراح نہیں۔ فوراً فرمایا کہ آپ پڑھا دیں۔

محترم صوفی صاحب کے ہاں اولاد نہ ہوئی۔ یہ مشیت الٰہی تھی۔ لیکن اس صاحب عزم و استقلال نے کسی رنگ میں بھی نجی محفل یا کسی اور موقع پر اس کا شکوہ نہیں کیا۔ اور ساری عمر راضی برضا رہے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ بعض مجالس میں آپ کے قہقہے دوسروں کی نسبت بلند ہوتے تھے۔ اندرونی کرب کے اظہار کے کئی طریق ہیں۔ اور یہ اس کیفیت کو قہقہوں کی صورت میں ڈھال لیتے۔ کالج میں 1965ء سے قبل پرنسپل صاحب کی ایک نجی محفل بھی تھی۔ اس کے نو رتنوں میں صوفی صاحب بھی تھے۔ کیا زمانہ تھا۔ اور کیسے لوگ تھے۔ پڑھنے پڑھانے کے سوا اور کوئی شغل نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے 1965ء تک فارغ التحصیل ہونے والے طلبا زندگی کے جس شعبہ میں بھی گئے۔ وہ کالج اور اس کی روایات کے سفیر رہے۔ اور دوسروں سے وقار اور اعتبار کے لحاظ سے نمایاں رہے۔

محترم صوفی صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ کی بیت الناصر میں عصر کے بعد باقاعدہ درس دیا کرتے تھے۔ کلام اللہ کو دو تین سطور روز پڑھا کر اور ترجمہ کر کے بچوں۔ جوانوں اور بوڑھوں کو کلام اللہ کے نور سے منور کیا۔ ایک دور ختم کر کے دوسرے دور میں اسی باقاعدگی اور مستعدی سے داخل ہوئے۔ 1972ء کے بعد جب کالج گورنمنٹ کے پاس چلا گیا تو آپ سیکرٹری بہشتی مقبرہ لگا دیئے گئے اور سالہا سال اس محکمہ کی سربراہی کے طور پر خدمت سلسلہ بجا لاتے رہے۔ آپ ناظر تعلیم بھی رہے اور سابقہ روایات کو مزید آگے بڑھانے میں کوشاں۔

الغرض وہ گلی تو پکی نہ ہو سکی۔ مگر محترم صوفی صاحب سرخرو ہو کر رخصت ہوئے۔ ان کا نور ان کے آگے آگے چلتا رہا اور چل رہا ہو گا۔ وہ اب وہاں ہیں جہاں انہیں غرفات (بطور اللہ تعالیٰ کی عنایت کے) مل چکے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ زندہ باد بشارت سٹریٹ

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرے۔ ہم ہمیشہ اس کی طرف نہایت اخلاص کے ساتھ جھکیں۔ ہم اس کے فضلوں کے وارث اور اس کی رضا پر چلنے والے ہوں۔ ہم اس کے ہو جائیں اور وہ ہمارا ہو جائے۔ انھیں بھی (دین حق) کے ساتھ اور مریں بھی تو اسی یقین اور وثوق کے ساتھ کہ (دین حق) ہی سچا مذہب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30643 میں ثمینہ نوید خان زوجہ فاروق احمد خان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لندن بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-12-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- حق مہر وصول شدہ -/2000 پونڈ- 2- اور -/2000 پونڈ کے سرکاری بانڈ- 3- طلائی انگوٹھی مالیتی- 70 پونڈ اس وقت مجھے مبلغ -/50 پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثمینہ نوید خان لندن گواہ شد نمبر1 فاروق احمد خان وصیت نمبر 25762 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر 10275 حال لندن۔

مسل نمبر 30644 میں عابد احمد ولد ڈاکٹر بشارت احمد پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-7-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے -1- ایک بیڈ روم جو کہ 1990ء میں 25 سال کے مارگیج پر خریدا مالیتی- -/38500 پونڈ- مرسڈی کار 1990ء میں خریدی- -/2000 پونڈ- 3- فرنیچر اور اثاثہ بیت مالیتی- -/500 پونڈ- اور نقد جمع شدہ رقم- -/7000 پونڈ- اس وقت مجھے مبلغ- -/420 پونڈ ماہوار بصورت سٹوڈنٹ گرانٹ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عابد احمد لندن گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر حمید اللہ خان لندن گواہ شد نمبر2 انور احمد خان لندن۔

مسل نمبر 30645 میں محمد اعظم ولد بشیر احمد صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 78/A عباسیہ ضلع رحیم یار خان حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-1-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 31- کنال زمین واقع چک 78/A عباسیہ ضلع رحیم یار خان مالیتی -/400000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ- -/21000 مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ- -/6000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اعظم چک 78/A عباسیہ ضلع رحیم یار خان حال جرمنی گواہ شد نمبر1 محمد سلیمان اختر وصیت نمبر 17458 گواہ شد نمبر2 لیاقت علی شمس جرمنی۔

مسل نمبر 30646 میں ناصرہ حمید زوجہ عبدالحمید صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ کالونی کراچی حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-1-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی -12 تولہ مالیتی- -/2160 کینیڈین ڈالر- اور حق مہر- -/3000 روپے پاکستانی بذمہ خاوند محترم- اس وقت مجھے مبلغ- -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناصرہ حمیدہ ڈرگ کالونی کراچی حال کینیڈا گواہ شد نمبر1 عبدالحمید خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر 10275۔

مسل نمبر 30647 میں محمود احمد بٹ ولد محمد ایوب بٹ قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/14 دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-1-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ- -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد بٹ 6/14 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر مسرور احمد کریم A-6/13 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر محمد ادریس وصیت نمبر 23695۔

مسل نمبر 30648 میں نگہت بیگم زوجہ محمود احمد طارق قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ بیت الفضل فیصل آباد حال 21/4 دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-3-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- حق مہر وصول شدہ- -/5000 روپے- 2- زیور طلائی وزنی چھ ماشہ مالیتی- -/2200 روپے- 3- فروخت شدہ پلاٹ کی رقم نقد- -/60000 روپے- اور ترکہ دادا سے میرے حصہ میں نقد- -/7500 روپے- کل جائیداد مالیتی- -/74700 روپے اس وقت مجھے مبلغ- -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نگہت بیگم C/O شیخ محمد اکرم امین پور بازار سوداگر چرم گول منشی محلہ فیصل آباد گواہ شد نمبر1 محمود احمد طارق خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 نادر محمود پسر موصیہ۔

مسل نمبر 30649 میں صالح عبدالباقی ولد عبدالحلیم صاحب قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 37/6 دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-1-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ- -/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد صالح عبدالباقی 37/6 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر محمد ادریس وصیت نمبر 23695 گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی 13/6 دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر 30650 میں نعیم طاہر سون ولد محمد شفیع قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینال کالونی لاہور حال طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-3-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ- -/996 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نعیم طاہر سون طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 مرزا محمد دین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر2 عبدالسلام طاہر وصیت نمبر 16129۔

مسل نمبر 30651 میں عبدالکبیر ولد عبدالکریم قدسی قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-3-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ- -/830 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالکبیر ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 انور اقبال ثاقب وصیت نمبر 29113 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر 29406۔

مسل نمبر 30652 میں نسرین اختر زوجہ مہر دین صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 15/5 دارالنصر غربی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 75 گرام 400 ملی گرام مالیتی- -/31668 روپے۔ اور حق مہر وصول شدہ- -/2000 روپے۔ کل جائیداد- -/33668 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ- -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسرین اختر 15/5 دارالنصر غربی الف ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالغفور وصیت نمبر 16140 گواہ شد نمبر2 مہر دین خاوند موصیہ۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل "گلوبل بیم" پر

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے ذرائع نے بتایا ہے کہ گلوبل بیم پر ویڈیو فریکوئنسی 973 (Pace کے ریسیور پر 177ء4) اس کی ڈائریکشن 57 ڈگری ایسٹ اور اندازاً 48 ڈگری ایلیویشن (اس وقت 66 ڈگری ایسٹ اور 51 ڈگری ایلیویشن ہے) اس کا طریق یہ ہے کہ آپ اپنی ڈش کے پیچھے کھڑے ہو کر ڈش کو 2-3 انچ دائیں گھمائیں اسی طرح ڈش کو قریباً 2 انچ نیچے کر دیں۔ (یہ اندازاً بتایا جا رہا ہے) تیکنیکی اصطلاح میں پہلے اس کی Polarity رائٹ ہینڈ سرکلر تھی اب لیفٹ ہینڈ سرکلر ہے۔

اگر آپ کی LNB کے اندر ایک ٹافلون کی ٹکی لگی ہوئی ہے جسے عام طور پر بسکٹ کہا جاتا ہے تو اس کا رخ اگر وہ پہلے شمالاً جنوباً تھا تو اب شرقاً غرباً کر دیں اور اگر پہلے شرقاً غرباً تھا تو اب شمالاً جنوباً کر دیں۔ یعنی اس بسکٹ کو گھما کر پہلے سے الٹ سمت میں کر دیں۔ لیکن خیال رہے کہ صرف بسکٹ کا رخ بدلنا ہے LNB کا رخ نہ بدلے۔

ضروری اطلاع احمدیہ ٹی وی کے ناظرین یہ نوٹ کر لیں کہ جس سابق ڈائریکشن پر پروگرام آرہے ہیں۔ یہ 12- جولائی تک آتے رہیں گے۔ اس کے بعد پرانی ڈائریکشن پر پروگراموں کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ یعنی 12- جولائی 1996ء تک پرانی اور نئی دونوں سمتوں پر پروگرام آتے رہیں گے اس لئے ناظرین کرام 12- جولائی سے پہلے پہلے نئی سمت پر اپنی ڈشیں سیٹ کر لیں۔

پاکستانی وقت کے مطابق

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 8- جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر 8 (نیا)
1-00 اے لیٹر فرام لندن
1-30 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ یو۔کے 1993ء
3-30 نارویجئن زبان سیکھئے سبق نمبر 25
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب صاحب راشد سبق نمبر 10 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب 96-7-4 (دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ڈاکومنٹری یوروٹنل
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر 8 (دوبارہ)
8-00 نارویجئن زبان سیکھئے سبق نمبر 25 (دوبارہ)
9-00 ملاقات۔ انگریزی دان دوستوں کے ساتھ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-7-7 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں۔ از امام عطاء المجیب راشد صاحب سبق نمبر 10 (دوبارہ)
11-00 اے لیٹر فرام لندن
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام خطبہ 25-8-95 (دوبارہ)
1-00 لقاء مع العرب 96-7-4 (دوبارہ)
2-00 اردو پروگرام تقریر سیرۃ النبی ﷺ بیان کرنے کے 8 طریق حصہ دوم
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر 8 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- بیت بازی از ربوہ
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 44 (نیا)
7-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس میراتھن واک بورن ماؤتھ اپریل 96 یو کے
8-00 لقاء مع العرب نمبر 55 (نیا)
9-00 ترکی زبان میں پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر 19
11-00 جرمن پروگرام۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (ii) کھانے پکانے کا پروگرام

پیر 15 جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر 15
1-00 اے لیٹر فرام لندن
1-30 جلسہ سالانہ یو کے 1993ء سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا افتتاحی خطاب
3-30 نارویجئن زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 27
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی۔ سبق نمبر 22 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب 96-7-11 (دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ڈاکومنٹری۔ مادام تساؤ کا عجائب گھر
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر 15 (دوبارہ)
8-00 نارویجئن زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 27 (دوبارہ)
9-00 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی انگریزی دان دوستوں سے ملاقات 96-7-14 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر 22 (دوبارہ)
11-00 اے لیٹر فرام لندن
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام خطبہ 8-9-95
1-00 لقاء مع العرب۔ ریکارڈنگ 96-7-11 (دوبارہ)
2-00 اردو پروگرام غزوات النبی میں خلق عظیم
3-00 (سہ پہر) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر 35 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- عید ملن یو کے۔ 1996ء۔ حصہ اول (دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 46 (نیا)
7-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس۔ ہاکی میچ
7-30 لقاء مع العرب۔ نمبر 59 (نیا)
9-00 ترکی زبان میں پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب۔ سبق نمبر 14
11-00 جرمن پروگرام۔ (ا) حضرت صاحب سے ملاقات (اا) کھانا پکانے کا پروگرام

منگل 16- جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر 16
1-00 دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن
1-30 ...اصول کی فلاسفی۔ نمبر 4
2-00 ترجمہ کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 46 (دوبارہ)
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں۔ از امام عطاء المجیب راشد صاحب۔ سبق نمبر 14 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب۔ نمبر 59 (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس۔ ہاکی میچ
6-30 ہجری شمسی کیلنڈر
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر 16 (دوبارہ)
8-00 فرنچ زبان سیکھئے۔ (دوبارہ)
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 46 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں۔ از امام عطاء المجیب راشد سبق نمبر 14۔ (دوبارہ)
11-00 دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن
11-30 ...اصول کی فلاسفی۔ نمبر 4
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام۔ خطبہ 15-7-94
1-00 لقاء مع العرب نمبر 59 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر 16 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- عید ملن۔ یو کے۔ 1996ء حصہ دوم
5-00 فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ فرمودہ 15-7-94
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 47 (نیا)
7-00 طبی معاملات۔ ماں اور بچے کی صحت
7-30 ایک نو احمدی سے گفتگو۔ مکرم عاشق حسین صاحب
8-00 لقاء مع العرب نمبر 60 (نیا)
9-00 نارویجئن پروگرام... اصول کی فلاسفی نمبر 12
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی۔ سبق نمبر 23
11-00 جرمن پروگرام۔ (ا) بچوں کا پروگرام (اا) لجنہ گفتگو۔

سادہ زندگی کیوں ضروری ہے

○ اس زمانے میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں"

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 7- جولائی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت کے وزیر اعظم دیو گوڑا اچانک مقبوضہ کشمیر پہنچ گئے۔ ان کے دورہ کے آغاز پر جو سخت ترین حفاظتی انتظامات میں ہوا پوری وادی کشمیر میں ہڑتال کی گئی۔ قابض بھارتی فوج نے وزیر اعظم کا استقبال کیا۔ آل کشمیر حریت کانفرنس کا کہنا ہے کہ ہم مقبوضہ کشمیر میں ریاستی اسمبلی کے الیکشن منعقد کرنے کی سختی سے مخالفت کریں گے۔ وزیر اعظم کے دورے کو آخری لمحے تک خفیہ رکھا گیا۔ بھارتی وزیر اعظم کی آمد پر سیکیورٹی کے سخت انتظامات کے تحت سری نگر شہر کو آنے والے تمام راستے سیل کر دیئے گئے۔ سڑکیں اور بازار سنسان پڑے تھے۔

○ بھارتی وزیر اعظم دیو گوڑا مقبوضہ کشمیر کا دورہ کرنے والے گزشتہ دس سال میں واحد بھارتی وزیر اعظم ہیں۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام جاری ہے اس کو تحفظ دیتے رہیں گے۔ بھارت کے پرتھوی اور اگنی میزائیل سے خوفزدہ نہیں ہوں گے بلکہ اس کا جوب "پرتھوے" اور "اگنے" میزائیلوں سے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک بھارت ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط نہیں کرتا پاکستان بھی نہیں کرے گا۔ یہ ہماری عزت اور دفاع کا سوال ہے۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ ملکی یکجہتی اور خوشحالی کا انحصار قائد اعظم کی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہے۔

○ اے این پی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے خبردار کیا ہے کہ منصوبہ ساز حرکت میں آگئے ہیں بے نظیر بھٹو اور نواز شریف دونوں ہدف ہیں۔ قاضی حسین احمد کی سرگرمیاں بھی اسی منصوبہ سازوں کے منصوبے کا تسلسل ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ عوام نواز شریف کو نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اگر نواز شریف بھی عوام کی توقعات پر پورا نہ اتر سکے تو ملک کا خدا ہی حافظ ہے۔ کسی کو مسلط کرنا علاج نہیں۔ انہوں نے کہا صرف سیاستدانوں کا نہیں بلکہ دوسروں کا بھی احتساب ہونا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے نئی صورت حال میں ہم سے مشورہ نہیں کیا لیکن ہم ان سے تعاون کو ملکی بھلائی کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔

○ امریکی سفیر سائمنز نے سینٹ کے چیئرمین کے نام ایک خط میں امریکی سفارت خانے میں ان کے ساتھ ہونے والے ناخوشگوار سلوک پر معذرت کی ہے۔

○ آزاد کشمیر کے صدر سردار سکندر حیات نے استعفیٰ دینے سے انکار کر دیا ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی نے کہا ہے کہ عدلیہ سے جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ میں کچھ تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔ سب کچھ اخبارات میں چھپ رہا ہے۔ اخبار نویسوں نے ان سے سوال کیا کہ بعض اطلاعات کے مطابق حکومت کی یہ سازش ہے کہ عدلیہ کے اندر ججوں کو تقسیم کر دیا جائے ان سے پوچھا گیا کہ متاثرہ ججوں کا موقف ہے کہ انہیں ججوں کے کیس میں نہیں سنا گیا آپ کیا کہتے ہیں۔ فاضل چیف جسٹس نے جواب دیا کہ جج صرف فیصلہ دیتے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمٰن نے کہا ہے کہ اب کسی فرد کا نہیں اداروں کا سوال ہے۔ وقت آگیا ہے کہ جو بات ملک اور اس کے اداروں کے حق میں ہے اس پر ڈٹ جائیں۔

○ کابل پر طالبان نے راکٹوں سے خوفناک حملہ کیا جس سے 8- افراد ہلاک اور 26 شدید زخمی ہو گئے۔ سبزی منڈی میں پہلا راکٹ اس وقت گرا جب کاروبار عروج پر تھا۔ ہر طرف خون ہی خون نظر آنے لگا۔ مرنے والوں اور زخمیوں کو گننا مشکل تھا۔ ان کو بسوں اور ٹیکسیوں میں بھر بھر کو ہسپتالوں میں پہنچایا گیا۔

○ جماعت اسلامی نے مستقل دھرنا کیمپ پروگرام تین روز کے لئے ملتوی کر دیا ہے اب 10- جولائی سے چاروں صوبوں کی اسمبلیوں کے سامنے دھرنا کیمپ لگیں گے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے لاہور گوجرانوالہ اور ملتان میں شراب کی چار دکانوں کے لئے پرمٹ جاری کر دیئے۔ پرمٹ اگرچہ غیر مسلموں کے نام پر جاری کئے گئے ہیں مگر یہ غیر مسلم دراصل حکومت میں شامل بعض سیاستدانوں کے کارندے ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ میں ایک رٹ کے جواب میں سیکرٹری ایکسائز نے یقین دہانی کرائی تھی کہ پرمٹ جاری نہیں ہوں گے لیکن وزیر اعلیٰ نے خصوصی اختیارات کے تحت اجازت نامے جاری کر دیئے۔

○ ایم کیو ایم کے اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے بے گناہ اسیروں کی رہائی کا معاملہ پہلے ہی طے پا چکا تھا۔ جلسہ میں وزیر اعظم کے اس اعلان کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کراچی کے بلدیاتی انتخابات میں بالا مارنا چاہتی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اورنگی کے بے نظیر کے جلسہ میں مقامی لوگ نہیں تھے۔ بلکہ دوسرے علاقوں سے پیپلز پارٹی کے کارندوں اور اہلکاروں کو لایا گیا تھا۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے گڑھ میں بے نظیر بھٹو کا جلسہ کرنا ایک غیر معمولی دلیرانہ کام ہے۔

○ تحریک استقلال کے چیئرمین ائیر مارشل ریٹائرڈ اصغر خان نے کہا ہے کہ جنرل ضیاء نے مارشل لاء لگا کر قوم سے غداری کی۔ پروفیسر غفور نے کہا ہے کہ بیگم نسیم ولی خان اور ائیر مارشل اصغر خان نے کہا تھا کہ ہم بھٹو سے سمجھوتہ نہ کریں۔ مارشل لاء لگنے دیں۔ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا کہ ہمارے 32 میں سے 31 نکات بھٹو نے مان لئے تھے۔ انتخابات کے لئے تاریخ بھی طے ہو چکی تھی۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام نسرین بشیر سے تبدیل کر کے نسرین اختر رکھ لیا ہے آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے نیز کاغذات میں بھی درست نام لکھا جائے۔

نسرین اختر زوجہ مکرم توقیر احمد صاحب سکنہ چک نمبر 276/R.B گھوکھووال ضلع فیصل آباد

حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے
کا ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی
خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

منہ کھر، سرکن، اپھارہ کے علاوہ حیوانات کی دیگر امراض مثلاً
• گل گھوٹو • دودھ کی کمی • تھنوں حیوانہ کی سوزش • ناڑ گلٹی • اخراج رحم داونس نکالنا) • زہرباد • بندش • واہ • اور بانجھ پن وغیرہ کیلئے مفید و مؤثر ادویات دستیاب ہیں۔ معلومات کیلئے کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ 3 روپے کے ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں۔ ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز کیلئے معقول کمیشن۔
فون: آفس: 771
سیلز آفس: 211283
فیکس: 212299
کیوریٹو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

کاروباری حضرات کے استفادہ کے لئے

دوستوں کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ خاکسار نے عرصہ ۳۰ سال بحیثیت چیف اکاؤنٹنٹ، فنانس منیجر، کمپنی سکرٹری اور ڈائریکٹر فنانس نیشنل، ملٹی نیشنل اور گورنمنٹ کارپوریشن اندرون اور بیرون پاکستان میں ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی پریکٹس کراچی میں شروع کی ہوئی ہے۔ جو احباب سیلز ٹیکس، انکم ٹیکس، سسٹم آڈٹ اور اکاؤنٹس، انٹرنل کنٹرول لیمیٹڈ کمپنی کی تشکیل، سی بی آر، سی ایل اے اور بنکوں سے فنانس کے سلسلہ میں مشورہ لینا چاہیں وہ درج ذیل پتہ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ جولائی کے پہلے ہفتہ میں ٹویوٹا فیصل آباد موٹرز، ویسٹ کنال روڈ فیصل آباد میں سسٹم آڈٹ اور سٹاک ٹیکنگ وغیرہ کے سلسلہ میں قیام ہوگا جہاں سے ٹیلیفون نمبرز ۱۹۹۰۲، ۱۲۰۰۲۷ - ۴۱۱۔ پر لاہور اور راولپنڈی جانے کا پروگرام معلوم کیا جا سکتا ہے
محمود اے بھٹی بی اے۔ ایل ایل بی، چارٹرڈ سیکرٹری (لندن)
۲۰۲، الصاف چیمبرز، ایم۔ اے جناح روڈ (لائٹ ہاؤس ایریا) کراچی
ٹیلیفون نمبر دفتر ۲۲۴۵۲، ۷۷، گھر ۵۲۷۱۵۱، فیکس ۵۸۹۴۱۷۹

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534